وہ اپنی نبوت کو ثابت کرتا رہا ہے۔ نبی اکرمؐ کا معجزہ قرآن ہے۔ فاضل مصنف نے جرجانی کا مطالعہ متعدد پہلوؤں سے کیا ہے۔ ان میں بلاغت اور نظم' فکر الفاظ و معانی اور نظم' علم نحو اور نظم' علم معانی اور نظم' علم بیان اور نظم اور علم بدیع اور نظم شامل ہیں۔ اس باب کی دوسری فصل میں ڈاکٹر فلاحی نے بتایا ہے کہ دور جدید میں مشرق و مغرب میں ہر جگہ جرجانی مکتب فکر پر تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اس حصے میں مصنف نے ادب و بلاغت اور کلام کی بعض ایسی بحثوں کو بھی چھیڑا ہے جن سے قاری ان افکار و نظریات کے بہاؤ میں گم ہونے لگتا ہے اور موضوع کتاب اوجھل ہونے لگتا ہے۔

باب چہارم: علامہ زمخشری اور نظم قرآن۔ فاضل مصنف کے خیال میں علامہ زمخشری کی تفسیر الکشاف' قرآن حکیم کی ادبی و بلاغتی تفسیر ہے۔ زمخشری کے نزدیک قرآن حکیم دو پہلوؤں سے اعجازی صفت کا حامل ہے۔ ایک تو اپنے نادر الوجود نظم و ترتیب کی وجہ سے اور دوسرے غیب کی پیشن گوئیوں کی وجہ سے (ص ۲۰۴)۔ فاضل مصنف نے تفسیر الکشاف کے دیگر پہلوؤں سے بھی تعرض کیا ہے مثلاً: قرآن کا ادبی اسلوب' ربط آیات' نظم قرآن اور اختلاف قرأت اور تحقیق الفاظ وغیرہ۔

کتاب کے مذکورہ مباحث و مندرجات کے مطالعے کے بعد قاری کو تشنگی اور طلب کا مزید احساس ہوتا ہے۔ وہ قدیم علماے ادب اور مفسرین کے ساتھ ساتھ جدید اور عصر حاضر کی تفاسیر میں بھی نظم و مناسبت کی جھلک دیکھنے کا آرزومند ہے۔ ڈاکٹر فلاحی نے دیباچے میں اپنی جس موعودہ تصنیف کا ذکر کیا ہے امید ہے وہ اس تشنگی کو دور کر دے گی۔

آخر میں خلاصہ بحث' منتخب کتابیات اور حواشی و تعلیقات کا اہتمام ہے' مگر قرآنی آیات پر اعراب نہیں' نہ رموز اوقاف کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ بعض مقامات پر ناموں میں یکسانیت نہیں مثلاً ابن عربی (ص ۳۰)' ابن العربی (ص ۵۴)۔ کئی جگہ حمید الدین فراہی کو عبدالحمید فراہی لکھا گیا ہے۔ ص ۲۳۲ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام درج ہو گیا ہے۔ پروف خوانی پر بھی خصوصی توجہ کی ضرورت تھی۔ ان پہلوؤں سے قطع نظر' مجموعی طور پر یہ کتاب قرآنیات کے ایک اعجازی پہلو پر منفرد اور خوب صورت اضافہ ہے (عبداللہ صالح)۔

پاکستانی جامعات میں عربی زبان و ادب اور علوم اسلامیہ میں تحقیق' سفیر اختر۔ ناشر: ندوۃ المعارف' ۱۳ کبیر سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۳۔ قیمت: ۱۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ۔

فاضل مقالہ نگار نے یہ تحریر ایک سیمی نار میں پڑھنے کے لیے لکھی تھی۔ مقالے کا عنوان نفس مضمون کی توضیح کرتا ہے۔ مقالے کے نصف اول میں برعظیم میں انگریزوں کی آمد اور یہاں کی تعلیمی زندگی پر ان